سوال

(226) میں نے اس آدمی کی بیوی کا اس کی بیٹی کے ساتھ دودھ پیا ہے   لئے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں ایک نوجوان ہوں اور ایک آدمی کی بیٹی سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ میں نے اس آدمی کی بیوی کا اس کی بیٹی کے ساتھ دودھ پیا ہے۔ وہ بیٹی جس کے ساتھ میں نے دودھ پیا تھا فوت ہو چکی ہے۔ اس کے بعد اس کے ہاں دو بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ کیا میرے لیے اس کی بیٹی سے شادی کرنا جائز ہے یا نہیں؟ فتویٰ دیجئے اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔'' (صالح۔م۔ب)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس شخص کی بیوی نے جس کی بیٹی سے آپ شادی میں رغبت رکھتے ہیں، اگر آپ کو حولین کے اندر اندر پانچ یا اس سے زیادہ گھونٹ پلائے ہیں تو اب وہ تمہاری رضاعی ماں ہو گئی اور اس کا خاوند تمہارا رضاعی باپ ہے اور اس کی بیٹیاں تمہاری رضاعی بہنیں ہیں۔ لہٰذا کسی سے بھی تمہاری شادی جائز نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سورہ نساء میں محرمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

وَأُمَّهَـٰتُكُمُ ٱلَّـٰتِىٓ أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَٰتُكُم مِّنَ ٱلرَّضَـٰعَةِ

''اور تمہاری مائیں بھی جنھوں نے تمھیں دودھ پلایا ہے اور تمہاری رضاعی بہنیں بھی (تم پر حرام کی گئیں ہیں)'' (النساء: ۲۳)

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ))

''رضاعت سے وہ سب رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔''

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔

((كَانَ فِيمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم والامرُ علی ذٰلکَ))

''جو کچھ قرآن میں نازل ہوا وہ معلومہ دس گھونٹ تھے جو حرمت کا سبب بنتے تھے۔ پھر یہ حکم پانچ معلوم گھونٹوں کے حکم سے منسوخ ہوگیا۔ پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات ہوئی تو عمل اسی کے مطابق تھا۔''

اس حدیث کو مسلم نے اپنی صحیح میں اور ترمذی نے اپنی جامع میں روایت کیا اور یہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔ اور اس مسئلہ میں اور بھی احادیث ہیں۔

البتہ گھونٹ اگر پانچ سے کم ہوں یا دودھ پینے کا وقت دو سال کے بعد کا ہو تو ایسی رضاعت سے حرمت واقع نہیں ہوتی اور نہ ہی دودھ پلانے والی آپ کی ماں اور اس کا خاوند آپ کا باپ ہوگا۔ نہ ہی ایسی رضاعت سے ان کی بیٹیاں آپ پر حرام ہوں گی۔ مذکورہ حدیث سے متعلق اہل علم کے اقوال میں سے یہی بات زیادہ صریح ہے۔ اس کے علاوہ اور احادیث بھی ہیں، جن میں سے ایک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے :

((لَارِضَاعَ اِلَّافِی الْحَوْلَیْنِ))

''رضاعت وہی معتبر ہے جو بچپن کے ابتدائی دو سالوں میں ہو۔''

نیز اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((لَاتُحَرِّمُ الرَّضْعَۃ وَلَا الرَّضْعَتَان))

''ایک گھونٹ یا دو گھونٹ دودھ پی لینے سے حرمت واقع نہیں ہوتی۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد دوسری احادیث میں ہے۔ جسے اہل علم نے ذکر کیا ہے۔۔۔ اور توفیق دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 212

محدث فتویٰ